بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالاَهُ ، أَمَّا بَعْدُ:

پوائنٹ نمبر-04: لوگوں کو حاکم وقت (حکمرانوں) کے خلاف ورغلانا یہ منہج سلف میں سے نہیں ہے

"ليس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر بازمول حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے، آج کی نشست میں چوتھے پوائنٹ پر بات کرتے ہیں، فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف تهييج الناس على الحكام وتحريضهم على الخروج أو المظاهرات أو الثورات. أو الانتقاد العلني لهم ولوزرائهم أو عمالهم"

(لوگوں کو حاکم وقت یا حکمرانوں کے خلاف ورغلانا، یا انہیں حکمران کی اطاعت اور فرمانبرداری سے خارج کروانا، یا حکمران کے خلاف بغاوت کرنا، یا مظاہرے کرنا، یا حکومت کو گرانے کی کوشش کرنا، یا کھلے عام ان پر یا ان کے وزیروں یا عاملوں پر تنقید یا نکیر کرنا بھی سلف صالحین کے منہج میں سے نہیں ہے)

آج کی نشست میں چند اہم باتیں بڑے خوفناک اور خطرناک مسئلے کے تعلق سے جو دور حاضر میں ایک بڑے فتنے کا باعث بنا ہوا ہے اور امت اسلامیہ میں بہت سارے ایسے ملک ہیں جو اس فتنے میں مبتلا ہیں کہ لوگ ظالم حکمرانوں کے خلاف نکلتے ہیں بغاوت کرتے ہیں اور پھر یہ فتنہ بڑھتا جاتا ہے اور اس آگ کی لپیٹ میں سب آجاتے ہیں اور بدامنی چھا جاتی ہے (إلَّا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ)، تو شیخ صاحب نے یہ بات یہاں پر فرمائی ہے کہ منہج السلف میں سے ظالم حکمران کے خلاف (کیونکہ لوگ نکلتے ہیں ظالم حکمران کے خلاف عام طور پر تو حکمرانوں کے خلاف خصوصی طور پر ظالم حکمرانوں کے خلاف) جو مظاہرات (Demonstrations) یا بغاوت یا خروج ہوتا ہے یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے۔

اس پر ہم بار بار بات کر چکے ہیں آج کی نشست میں بطور ثبوت صرف ایک جزیئے پر بات کروں گا تاکہ بات بالکل آسان اور واضح ہو جائے اور ان شاءاللہ جتنے بھی طالب علم موجود ہیں یہاں یا ہمیں سن رہے ہیں فنگر ٹپس (Fingertips) پر یاد کر لیں گے اور ایک جزیئے پر بات کریں گے صرف صحابہ کرام کے تعلق سے۔

ظالم حکمرانوں کے متعلق صحابہ کرام کا کیا موقف رہا ہے؟

صحابہ کرام اولیاؤں کے اور علماء کے سرادر ہیں پوری امت میں ان سے بہتر کوئی نہیں ہے تو پہلا سوال یہ ہے کہ کیا ان کے زمانے میں کوئی ظالم حکمران تھا بھی کہ نہیں؟

یزید اور حجاج بن یوسف کے نام آتے ہیں اور یہ دونوں ظالم تھے اور ان کے دور حکومت میں بعض صحابہ زندہ تھے انہوں نے کیا کیا یا صحابہ کرام نے ظالم حکمران کے تعلق سے کیا موقف اختیار کیا آئیے دیکھتے ہیں:

1-پہلے نمبر پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام بخاری باب باندھتے ہیں: "باب قول النبي صلى الله عليه وسلم هلاك أمتي على يدي أغيلمة سفهاء من قريش" (امام بخاری باب باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے بیو قوف "أغيلمة" یعنی کمسن لڑکے یا جوانوں کے ہاتھوں ہو گی)۔

اور یہ روایت امام بخاری سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہیں، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں: ”قَالَ: قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَىْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ"، فَقَالَ مَرْوَانُ“: مروان بن حکم نے سنا سیدنا ابو ہریرہ کو: ”لَعْنَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً“ (ایسے لڑکوں پر یا کمسن جوانوں پر لعنت ہو اللہ تعالیٰ کی) ”فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ“ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) ”لَو شِئْتُ أَنْ أقولَ: بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ“ (اگر میں چاہوں تو تمہیں بتادوں کہ یہ کون کون ہیں بنی فلاں اور بنی فلاں)۔

امام ابن بطہ رحمۃاللہ علیہ جن کی وفات سن 449 ہجری میں ہوئی شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں: "اس حدیث میں حجت ہے امت میں جماعت کو لازم پکڑنے کی اور ظالم حکمرانوں کے خلاف کاروائی کرنے کی ممانعت کی اور اجتناب کرنے کی اور اُن کی فرمانبرداری کے وجوب کا ثبوت ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابو ہریرہ کو اُن کے نام بتائے ہیں اور ان کے والدوں کے نام بھی بتائے ہیں اور یہ بھی فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ امت کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہو گی لیکن یہ ان کو حکم نہیں دیا کہ ان کے خلاف بغاوت کرنی ہے (سبحان اللہ)"۔

دیکھیں علماء کیسے اخذ کرتے ہیں کہ امت کی ہلاکت بھی ہونی ہے اُن کے ہاتھوں، جب ہلاکت امت کی ہونی ہے اتنے خطرناک لوگ ہیں تو پھر یہ بھی فرماتے ابو ہریرہ ان کے خلاف بغاوت بھی تو کرنا (سبحان اللہ)۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: "ولم يأمره بالخروج يعني ولا بمحاربتهم" (نہ تو حکم دیا ان کے خلاف کاروائی کرنے کا نہ بغاوت کرنے کا اگرچہ یقیناً یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے تھے کہ امت کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہو گی)۔

کیونکہ دونوں طرف دیکھیں دو مفسدے ہیں کہ امت کی ہلاکت ان کے ہاتھوں ہونا یا امت کی ہلاکت ان کے خلاف بغاوت کرنے سے ہونا وہ بھی تو مفسدہ ہے نا؟! ان کی وجہ سے جو ہلاکت ہو گی جو فساد ان کی وجہ سے ہو گا وہ بھی اپنی جگہ پر ہے اب ان کے خلاف بغاوت کرنا ان کو ہٹانے کے لیے اگر اس میں خیر ہوتا برکت ہوتی یا اس کا کوئی فائدہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مفسدے کو ہٹانے کے لیے حکم دے دیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جتنے بھی نبی گزرے ہیں اپنی امت کو ہمیشہ خیر کا سبق دیا ہے اور شر سے آگاہ کیا ہے یہ مسلمات میں سے ہے (جتنے بھی انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام گزرے ہیں جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے)۔

تو یہاں پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتانا کہ کون کون تھے اور یہ خبر بھی دیں کہ ہلاکت بھی ہو گی امت کی لیکن یہ حکم نہیں دیا کہ ان کے خلاف کاروائی کرنی ہے۔

چلو یہ تو بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم نہیں دیا کیا خود صحابی نے یہ سمجھا ہے؟ انہوں نے بھی یہی سمجھا ہے کہ بغاوت میں اور شر ہے (سبحان اللہ)۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں یہاں پر: "اگرچہ دونوں میں مفسدہ ہے لیکن جو فساد بغاوت میں ہوتا ہے وہ اُن کے اپنے فساد میں نہیں ہوتا (سبحان اللہ) اس لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے لیے جو آسان راستہ ہے وہ "**وأخف الهلاكين**" دونوں میں سے جو خفیف ہلاکت ہے اُس کی خبر دی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی اللہ تعالیٰ کی یہ تقدیر میں تھا کہ ایسے ہی ہونا تھا، اور ایسے حکمران آئیں گے جو عدل وانصاف کرنے والے حکمرانوں پر غالب آجائیں گے اور ظالم جو ہیں وہ اقتدار پر غالب ہو جائیں گے"۔

پھر امام ابن أبي بطہ رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: "**وهذا الحديث من أقوى ما يرد به على الخوارج**" (اور یہ حدیث جو ہے اس سے خوارج کا ردّ کیا جاتا ہے بہت قوی ردّ ہے خوارج کے لیے)۔

یعنی جو بغاوت کرتے ہیں وہ کون ہیں؟ خوارج ہیں۔

جو صبر کرتے ہیں وہ کون ہیں؟ اہل سنت والجماعت صحابہ کرام کے متبعین۔

لوگوں نے کہا کہ کیونکہ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے پہلے صحیح بخاری کی ایک روایت میں بھی یہ فرمایا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو قسم کی حدیثیں لی ہیں ایک کی تو میں نے تمہیں خبر دے دی ہے ایک کو تو میں نے شائع کر کے عام کر دیا ہے دوسری خبر میں نے تمہیں نہیں دی اگر دیتا تو یہ گلا کٹ جاتا (صحیح بخاری کی روایت ہے)۔

حافظ ابن حجر رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ جو روایات یا یہ احادیث جن کا ذکر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے ہیں کہ میں نے نہیں امت میں عام کیا اُن کا گلا کٹ جاتا تو یہ وہ روایات ہیں جن میں ظالم حکمرانوں کے نام تھے (سبحان اللہ) اور انہوں نے نہیں بیان کیا تا کہ اُن کا خون محفوظ ہو جائے"۔

گلا کٹنے کی بات کی ہے نا تو لوگوں نے کہا کہ سیدنا ابوہریرہ کی بات کیوں کرتے ہو؟! دیکھیں خوارج کہاں تک پہنچے ہیں دورِ حاضر میں بھی کہا ہے پہلے بھی کہا ہے کہتے ہیں: "یہ وہ صحابی ہیں جو اپنے گلے کٹنے کی وجہ سے (نعوذ باللہ) بزدل ہو گئے اور انہوں نے حق کو نہیں بیان کیا"۔

بعض لوگوں نے کہا ہے کہ غیر فقیہ صحابی ہیں جیسا کہ حنفیوں کے نزدیک اگرچہ انہوں نے یہ نہیں کہا یہ بات جو ہے یہ خوارج نے کہا ہے لیکن اُن کے نزدیک غیر فقیہ صحابی ہیں، اور بعض خوارج نے بھی یہ کہا ہے کہ احناف کہتے ہیں غیر فقیہ صحابی ہیں۔

اگر دیکھا جائے تو اس سے بڑھ کر کیا فقہ ہے کہ مسلمانوں کی جان عزت اور خون اور مال جو ہے اس کو محفوظ کر دینا کتنا بڑا کمال ہے اور کتنا بڑا علم ہے (سبحان اللہ)! تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف اپنی جان کا خطرہ نہیں تھا لیکن اگر نام بتا دیتے اور بغاوت ہوتی یا حکمرانوں کے خلاف کاروائیاں ہوتیں تو پھر خون ریزی ہوتی کہ نہ ہوتی؟!

اُن کو صرف اپنے گلے کا ڈر یا صرف اپنے خون کا ڈر نہیں تھا بلکہ پوری امت کا ڈر تھا کہ شر اور فساد نہ پھیلے اور یہ تو اُن کے علم کا ثبوت ہے کہ عالم صحابی ہیں یہ کس نے کہا ہے کہ غیر فقہی صحابی ہیں؟! (سبحان اللہ)۔

2-دوسری بات کہ اگر یہ نہیں مانتے اس بات کو تو دوسرے صحابی کو لے لیتے ہیں ایک صحابی کا تھوڑا ہی یہ مؤقف ہے! آیئے دیکھتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم آٹھ سال کی عمر سے لے کر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں رہے اور خدمت بھی کرتے رہے اور علم بھی حاصل کرتے رہے اب ان سے بڑھ کر کون عالم ہے؟! امام بخاری فرماتے ہیں:

"**حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن الزبير بن عدي قال: أتينا أنس بن مالك**"(زبیر بن عدی کہتا ہے کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے)"**فشكونا إليه ما نلقى من الحجاج**"(تو ہم نے شکایت کی حجاج بن یوسف کی)"**فقال** "(سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں)، دیکھیں کیا فرماتے ہیں: "**اصبروا**"(صبر کرو)۔

دوسرا راستہ کس چیز کا ہے؟"**اخرجوا**"(ایک "**اخرجوا**" دوسرا ہے "**اصبروا**")۔

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "**اصبروا**"(تم صبر کرو)"**فإنه: لا يأتي عليكم زمان إلا الذي بعده شر منه حتى تلقوا ربّكم** "(یقیناً تمہارے اوپر آنے والے وقت جو ہیں وہ اس سے زیادہ بُرے ہیں اور زیادہ شر والے ہیں (یعنی جو زمانے آنے والے ہیں ایک کے بعد جو زمانہ آئے گا اُس سے زیادہ شر ہو گا اُس زمانے میں) کب تک؟ "**حتى تلقوا ربّكم**"جب تک تمہیں موت نہیں آجاتی (یعنی تا قیامت یہ شر بڑھتا رہے گا))"**سمعته من نبيكم صلى الله عليه وسلم**"((یہ بات کہاں سے میں نے سنی میرا مشورہ نہیں ہے صرف یہ میرا فتویٰ نہیں ہے) میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہے (سبحان اللہ))۔

کہتے ہیں: "کہ یہ تو چھوٹا بچہ تھا آٹھ سال کی عمر تھی اور تھوڑا سا وقت تھا"۔

کتنے بہانے بناؤ گے؟!

3-اگلا صحابی لے لو سیدنا عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیح بخاری میں:

"**عن نافع** "(امام نافع فرماتے ہیں)"**قال: لما خلّع أهل المدينة يزيد بن معاوية**"(جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ سے مخالعت کی یعنی بیعت کو مسترد کیا)"**جمع ابن عمر** "(سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمع کیا)"**حشمه وولده** "(اپنے گھر والوں کو (بزرگ تھے))"**فقال** "(پھر فرمایا)"**إني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول** "(میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا)"**يُنْصَبُ لِكُلِّ غادِرٍ لِواءٌ يَومَ القِيامَةِ**"(ہر غدر کرنے والے کو ایک جھنڈا دیا جائے گا قیامت کے دن (ایک روایت میں آیا ہے کہ اُس کی پشت میں، پشت کے پیچھے جو ہے جھنڈا دیا جائے گا تو پتہ چلے گا"**هَذِهِ غَدرةُ فُلانٍ** "کہ یہ فلاں کی غداری ہے اُس نے غداری کی ہے اور دھوکا دیا ہے))۔

کس کی بات ہو رہی ہے؟ یزید بن معاویہ۔

"**وإنّا قدْ بايَعْنا هَذا الرَّجُلَ علَى بَيْعِ اللَّهِ ورَسولِهِ** "(اور ہم نے بیعت کی ہے اس شخص اس بندے کی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت پر)"**وإنِّي لا أعْلَمُ غَدْرًا أعْظَمَ مِن أنْ يُبايَعَ رَجُلٌ علَى بَيْعِ اللَّهِ ورَسولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ له القِتالُ** "(اور میں

اس سے بڑھ کر کوئی غداری نہیں جانتا ہوں کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بیعت دے کسی شخص کو پھر اس کے خلاف وہ بغاوت کرے یا اس کے خلاف تلوار اٹھائے یا قتال کرے)"**وإنّي لا أعْلَمُ أحدًا مِنكُم خَلَعَهُ ولا بايَعَ في هذا الأمْرِ، إلَّا كانَتِ الفَيْصَلَ بَيْنِي وبيْنَهُ**"(اور اگر مجھے یہ خبر ملی کہ تم میں سے کسی نے بھی یزید کی بیعت سے دستبرداری کی ہے یا بیعت کو چھوڑ دیا ہے تو میرے اور اُس کے بیچ میں یہ فیصلہ ہوگا کہ میں اُس سے بَری ہوں (سبحان اللہ))۔

میرا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ کون فرما رہے ہیں؟ سیدنا عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

کہتے ہیں: "سیدنا عبداللہ بن عمر سے تو ویسے بھی بعض اُن سے غلطیاں ہوئی ہیں جیسا کہ "تتبع آثار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "تتبع آثار کرتے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج پر گئے تھے کہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب کیا تھا تو خود بھی جا کر وہیں پر پیشاب کرتے تھے بغیر ضرورت کے تو یہ تھوڑا سا غلو نظر آتا تھا"۔

4-چوتھے صحابی کو لے لیں (یعنی یہ بنتی نہیں ہے اُن کی کوئی بات اور تم ایک کو منع کر رہے ہو تو ہم دس اور بتائیں گے) سیدنا عبداللہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **حبر هذه الأمة** جن کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی ہے ابن کثیر **البداية والنهاية** میں فرماتے ہیں کہ جب سیدنا معاویہ نے اپنی زندگی میں یزید اپنے بیٹے کے لیے بیعت لی تو پانچ صحابی نے بیعت نہیں کی "سیدنا حسین، سیدنا عبداللہ بن زبیر، عبدالرحمٰن بن أبی بکر، ابن عمر اور ابن عباس" ان پانچ نے:

"**ثم مات ابن أبي بكر وهو مصمم على ذلك**"(سیدنا معاویہ کی زندگی میں ہی سیدنا عبدالرحمٰن بن أبی بکر وفات پا گئے (بیعت کس کی تھی؟ سیدنا معاویہ کی بیعت تھی لیکن کیونکہ یزید ولی عہد تھے تو ولی عہد کی مبایعت انہوں نے نہیں کی ان پانچ نے))"**مات معاوية سنة ستين**"(سن 60 ہجری میں سیدنا معاویہ کی جب وفات ہوئی)"**وبويع ليزيد**"(اور یزید کے لیے جب بیعت کی گئی)"**بايع ابن عمر وابن عباس**"(تو ان دونوں نے بیعت کی یزید کی عبد اللہ بن عمر اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے)"**وصمم على المخالفة الحسين وابن الزبير**"(اور باقی دو جو تھے سیدنا حسین اور سیدنا عبداللہ بن زبیر نے مخالفت پر مصر رہے)"**وخرجا من المدينة فارين إلى مكة فأقاما بها**"(مدینہ کو چھوڑ کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور بیعت نہیں کی یزید کی اور مکہ میں رہے)۔

تو یہاں پر سیدنا عبداللہ بن عباس نے بھی بیعت کی ہے تو چار ہو گئے۔

حافظ عبدالغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یزید کی خلافت صحیح ہے ساٹھ (60) صحابہ نے بیعت کی ہے"۔

میں نے چار کا نام لیا ساٹھ (60) صحابہ نے بیعت کی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ آخر میں کروں گا کہ سیدنا حسین اور سیدنا عبداللہ بن زبیر نے بیعت نہیں کی بلکہ انہوں نے خروج کیا؛ تو پہلی یہ بات ہے کہ اگر یہ منہج ہے صحابہ کرام کا تو پھر خروج کا منہج کس کا ہے؟!

ظالم حکمران کے خلاف اگر بغاوت اور خروج کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے ثبوت پیش کیے ہیں، میں آیات اور احادیث اور دیگر علماء کے اقوال نہیں پیش کیے امت کے سرداروں کا میں موقف یہاں پر بیان کر رہا ہوں تو ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ سلف کا راستہ ہے تو پھر بغاوت اور خروج کس کا راستہ ہے؟!

اس کا جواب ایک عظیم صحابی دیتے ہیں بڑا پیارا قصہ ہے مسند احمد میں علامہ البانی نے حسن فرمایا ہے صحیح حدیث ہے صحیح قصہ ہے سعید بن جمہان کہتا ہے کہ میں سیدنا عبداللہ بن أبي أوفی کے پاس آیا اور اُن کی آنکھیں ختم ہو چکی تھیں مجوب البصر ہو چکے تھے: "**فسلمت عليه**" (میں نے سلام کیا) "**فقال لي: من أنت ؟**" (سیدنا عبداللہ بن أبي أوفی فرماتے ہیں آپ کون ہو؟) "**قلت: أنا سعيد بن جمهان**" (میں سعید بن جمہان ہوں) "**قال: فما فعل والدك ؟**" (تمہارے والد نے کیا کیا صحابی پوچھتے ہیں) "**قلت: قَتَلَتْه الأزارقة**" (کہتے ہیں کہ أزارقہ نے قتل کیا میرے والد کو) " **قال** " (صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا عبداللہ بن أبي أوفی فرماتے ہیں) "**لَعَنَ الله الأزارقة، لَعَنَ الله الأزارقة**" (لعنت ہو أزارقہ پر، لعنت ہو أزارقہ پر)۔

أزارقہ کون ہے؟ یہ خوارج کا فرقہ تھا أزارقہ نافع بن أزرق کے گروہ والے دیکھیں کس کو قتل کیا؟ اس تابعی کے والد کو قتل کیا یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے والے ہیں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل اوثان کو چھوڑ کر اہل اسلام کو قتل کریں گے۔

الغرض، تو لعنت بھیجی دو مرتبہ اس عظیم صحابی نے سیدنا عبداللہ بن أبي أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، صحابی فرماتے ہیں: "**حَدَّثَنا رسولُ الله صلى الله عليه وسلم أنهم كلابُ النَّار**" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ خوارج جو ہیں أزارقہ جو ہیں یہ جہنم کے کتے ہیں) "**قال قلت الأزارقة وَحْدَهُمْ أم الخوارجُ كُلُّها ؟**" (تو سعید بن جمہان کہتا ہے کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن أبي أوفی رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا کہ جہنم کے کتے یہ صرف أزارقہ ہیں یا سارے کے سارے خوارج ہیں اس سے مراد کیا ہے؟) "**قال: بل الخوارج كُلّها**" (فرماتے ہیں کہ سارے کے سارے خوارج ہیں) " **قال: قلت** " (ابن جمہان کہتا ہے) "**فإن السلطان يظلم الناس ويفعل بهم**" (حکمران تو اُن سے طرح طرح کے ظلم اور ستم کرتا ہے) "**قال** " (ابن جمہان کہتا ہے) "**فتناول يدي** " (اب سیدنا عبداللہ بن أبي أوفی نے میرا ہاتھ پکڑا) "**فغمزها بيده غمزة شديدة**" (تو زور سے دبایا میرے ہاتھ کو) "**ثم وقال: ويحك يا ابن جمهان**" (اے جمہان! تمہیں کیا ہو گیا ہے) "**عليك بالسواد الاعظم، عليك بالسواد الاعظم**" (تم سواد اعظم کو مضبوطی سے تھامے رکھو سواد اعظم کو مضبوطی سے تھامے رکھو (یعنی جس پر زیادہ تر لوگ ہیں اہل سنت والجماعت)) "**إن كان السلطان يسمع منك** " (اگر حکمران تمہاری بات کو سنتا ہے) "**فاته في بيته**" (پھر اُس کے گھر میں جا کر اُس سے بات کرو (یعنی نصیحت کرو)) "**فاخبره بما تعلم**" (جو تم جانتے ہو اُس کو خبر دو (یعنی نصیحت کرو)) "**فإن قبل منك وإلا فدعه**" (اگر قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اسے چھوڑ دو) "**فإنك لست باعلم منه**" (تو اُس سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے)۔

اس قصے میں دیکھیں آپ کہ خروج کس کا راستہ ہے؟ صحابہ کا راستہ نہیں ہے سلف کا راستہ نہیں ہے کس کا راستہ ہے؟ "أزاقہ" جہنم کے کتوں کا اور خوارج کا راستہ ہے (سبحان اللہ)۔

اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے یہ منہج الخوارج میں سے ہے جن کے تعلق سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "یہ جہنم کے کتے ہیں"۔

اور اس قصے میں ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نصیحت کیسے کی جاتی ہے؛ اگر نصیحت ہے تو علانیہ کی جاتی ہے منبر پر کھڑے ہو کر کی جاتی ہے لوگوں کو حکمرانوں کے خلاف اکسایا جاتا ہے! یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے کیوں؟ کیونکہ صحابہ کرام کا طریقہ نہیں ہے یہ صحابہ کرام کا راستہ نہیں ہے، فرماتے ہیں کہ اگر کوئی نصیحت اُن کو تم کرنا چاہتے ہو بات کرنا چاہتے ہو تو اُس کے گھر میں چلے جاؤ نا اگر وہ تمہاری سنتا ہے گھر میں جا کر بات کرو۔ گھر میں کیوں؟ مکمل رازداری میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ابھی تو میں نے کہا کہ صحابہ کرام کا یہ راستہ ہے خوارج کا راستہ اس کے برعکس ہے تو پھر سیدنا حسین اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر نے کیا کیا انہوں نے تو خروج کیا؟!

یہ سب سے بڑی غلط فہمی ہے کہ ان دونوں عظیم صحابہ سے خروج ہوا ہے، خروج ہرگز نہ ہوا:

(۱) پہلی وجہ کہ ان دونوں نے بیعت کی نہیں تھی جیسا کہ ابن کثیر **البداية والنهاية** میں ذکر کیا ہے اور میں ابھی پہلے بتا چکا ہوں کہ ان پانچوں نے بیعت نہیں کی پھر سیدنا عبد اللہ بن ابی بکر وفات پا گئے پہلے اور دونوں نے بیعت کی اس طرح عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس نے اور ان دونوں نے بیعت نہیں کی سیدنا حسین اور سیدنا عبد اللہ بن زبیر نے۔

(۲) دوسری بات سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ جو شخص خروج کرتا ہے وہ اسلحہ لے کر جاتا ہے یا اپنے اہل وعیال لے کر جاتا ہے سیدنا حسین کیا لے کر گئے تھے؟! اہل وعیال لے کر گئے تھے تو خروج کہاں سے آیا؟!

یہ نہ سمجھیں کہ کوئی عام مسلمان تھے فقیہ تھے سمجھدار تھے علم والے تھے نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

(۳) تیسری بات کہ اُن کو دھوکا دیا گیا، اہل عراق نے خط لکھے (کئی خطوط لکھے) اور انہیں یہ کہا کہ ہم آپ کے منتظر ہیں سب کچھ تمام ہو چکا ہے ہم صرف آپ کی بیعت کے منتظر ہیں؛ اور عراق کو اس لیے چنا تھا کیونکہ عراق سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دار لحکومت تھا، کوفہ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دار لحکوت تھا اور وہیں پر بلایا گیا کہ آپ آئیں یہاں سب کچھ تیار ہے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں یزید کی بیعت نہیں کرنا چاہتے ہم۔

بیعت نہیں کی تھی یزید کی اور اُن سب نے خطوط میں یہی لکھا کہ ہم آپ کے منتظر ہیں آپ آئیں بیعت آپ کے لیے تیار ہے تو اس لیے گئے تھے یزید کے خلاف بغاوت کے لیے نہیں گئے تھے نہ خروج کے لیے گئے تھے اپنے اہل وعیال ساتھ لے کر گئے تھے کیونکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ بیعت ہو جائے گی اور معاملہ جو ہے جھگڑا ہی ختم ہو جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ منہاج السنۃ میں جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 353 میں سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے فرماتے ہیں: "انہوں نے جماعت میں تفرقہ نہیں پیدا کیا (مسلمانوں کی جماعت میں) اور اُن کو قتل کیا گیا جبکہ وہ واپس اپنے گھر میں جانا چاہتے تھے یا مسلمانوں کی حفاظت کے لیے بارڈر پر جانا چاہتے تھے کسی ثَغَر پر چوکیداری کے لیے، یا یزید کی طرف واپس جانا چاہتے تھے جماعت میں داخل ہوتے ہوئے (یزید کی طرف کیوں جانا چاہتے تھے؟ تاکہ جماعت میں داخل ہو جائیں) اور امت میں تفرقے سے دور ہوتے ہوئے"۔

سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب پتہ چلا کہ اہل کوفہ نے اہل عراق نے دھوکا دیا ہے اور عمر بن سعد جو اس فوجی دستے کا سپہ سالار تھا جو متعین کر دیا گیا سیدنا حسین کو روکنے کے لیے تو سیدنا حسین نے اُن سے یہ کہا کہ ٹھیک ہے تین میں سے ایک بات میری مان لو:

(۱) یا تو مجھے واپس جانے دو واپس مکہ جانا چاہتا ہوں میں جہاں سے میں آیا ہوں کوئی جھگڑا نہیں (جو خروج کرتے ہیں اس طریقے سے بات کرتے ہیں؟! سبحان اللہ)۔

(۲) یا مجھے یزید سے ملنے دو میں براراست خود ملنا چاہتا ہوں (کیوں ملنا چاہتے تھے جماعت کو مضبوط کرنے کے لیے کہ نہیں؟ سبحان اللہ)۔

یا تو مجھے یزید سے ملنے دو میں اُن سے براراست خود بات چاہتا ہوں یعنی شاید بیعت بھی کر لیتے کیونکہ انہوں نے خروج نہیں کرنا تھا دھوکا دیا گیا اُن کو۔

(۳) یا تیسری بات کہ اگر قتل کرنا ہی ہے مجھے لازمی تو تم لوگ مجھے قتل نہ کرو مجھے مسلمانوں کی رکھوالی کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستے میں بھیج دو کسی بارڈر پر میں وہیں پر شہید ہونا چاہتا ہوں (سبحان اللہ)۔

کتنی خوبصورت باتیں ہیں! اور یہ باتیں ابن کثیر نے **البداية والنهاية** میں کوٹ (Quote) کی ہیں، تو اس سے یہ ثابت ہوئی چوتھی بات:

(۴) کہ سیدنا حسین نے اپنے موقف سے رجوع کیا یا برقرار رہے؟ رجوع کیا یا نہیں کہ مجھے واپس جانے دیں یا یزید سے ملنے دیں اس سے رجوع ثابت ہوتا ہے کہ نہیں؟ تو اپنے موقف سے رجوع کر چکے ہیں۔

اگر خروج بھی سمجھتے ہو جو کہ نہیں ہے تو رجوع تو کر چکے ہیں نا! پہلے تو خروج ہم تسلیم ہی نہیں کرتے یہ سارے ثبوت ہیں پہلے تین پوائنٹ خروج کے خلاف ہیں؛ اگر تم لازمی کہتے ہو خروج تب بھی رجوع تو کر چکے ہیں نا پھر تو ثبوت کیسے ممکن ہے؟!

(۵) پانچویں بات کہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت آٹھ (8) صحابہ نے کی ایک صحابی نے نہیں: "سیدنا عبداللہ بن عمر نے کی، سیدنا عبداللہ بن عباس نے کی، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کی، سیدنا عبداللہ بن مطیع عدوی نے کی، سیدنا ابو سعید الخدری نے کی، سیدنا جابر بن عبداللہ نے کی، سیدنا أبو واقد اللیثی نے کی، سیدنا مِسور بن مخرمہ نے کی (رضی اللہ عنہم)"۔

ان آٹھ (8) صحابہ نے سیدنا حسین کو روکا یہاں تک کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اگر میرا بس چلے میں اپنا ہاتھ آپ کے سر میں یوں رکھ دوں اور زور سے آپ کے بالوں کو پکڑوں اور آپ کو جانے نہ دوں" (سبحان اللہ)۔

اور یہ **البداية والنهاية** میں ابن کثیر نے سارے صحابہ کا نام لے کر بتایا ہے اور **سير أعلام النبلاء** میں امام الذہبی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

تو جواب واضح ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خروج نہیں کیا یہ ثابت ہو گیا۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر پھر اُن کی بات کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر کا بھی یہی موقف تھا پہلی بات کہ انہوں نے بیعت نہیں کی تھی، دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے لیے بیعت کی تھی اور حافظ ابن کثیر بیان فرماتے ہیں کہ ابن حزم نے اُن کو امیر المؤمنین شمار کیا ہے۔

ابن حزم جو ہیں **البداية والنهاية** میں ابن کثیر فرماتے ہیں جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 666 میں کہ ابن حزم "وطائفة"۔

اور بعض علماء نے یہ کہا ہے کہ ابن زبیر امیر المومنین تھے اپنے زمانے کے، اور بعض نے کہا ہے کہ امیر المومنین نہیں تھے۔

ہوا کیا کہ یزید بن معاویہ کی بیعت سیدنا عبداللہ بن زبیر نے نہیں کی اور یزید بن معاویہ وفات پا گئے اُن کے بعد پھر معاویہ بن یزید چالیس دن تک رہے اس کے بعد وہ بھی وفات پا گئے اور معاویہ بن یزید کی وفات کے بعد اب اموی خاندان میں کون آ گیا تھا؟ تو اس لیے سیدنا عبداللہ بن زبیر کو خلیفہ بنایا گیا کیونکہ وہ نزاع میں تھے بیعت نہیں کی تھی یزید کی (معاویہ بن یزید کی بیعت نہیں کی تھی) تو اکثر انصار والے جو ہیں اکثر شہر والوں نے بیعت سیدنا عبداللہ بن زبیر کی کی اور دارالخلافہ پہلی مرتبہ مکہ میں تھا (سبحان اللہ) اور دس سال خلافت رہی سیدنا عبداللہ بن زبیر کی 63 یا 64 ہجری سے لے کر 73 ہجری تک، سیدنا عبداللہ بن زبیر کی وفات سن 73 ہجری میں ہوئی۔

الغرض، سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حافظ ابن حجر **فتح الباری** میں فرماتے ہیں جلد نمبر 13 صفحہ نمبر 194 میں، کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن دراک کہتا ہے کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا جب لوگ جمع ہو گئے عبدالملک بن مروان پر اور اجتماع سے مراد کہ "اجتماع الكلمة" مسلمانوں کی کلمہ اکٹھی ہوئی اور اس سے پہلے متفرق تھی اور دو قسم کے لوگ خلافت کے لیے بلا رہے تھے عبدالملک بن مروان اور عبداللہ بن زبیر، اور ابن زبیر مکہ میں تھا اور حرم میں رہا معاویہ کی وفات کے بعد اور یزید کی بیعت سے انکار کیا تو یزید نے پھر فوجی دستہ بھیجا عبداللہ بن زبیر کے لیے لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا اور وہ واپس چلا گیا تو یہ اموی خاندان جنگ آپس میں چلتی رہی جب معاویہ بن یزید وفات پائے تو خلیفہ سیدنا عبداللہ بن زبیر باقی رہے۔

الغرض کہنے کا مطلب یہ ہے وہ یہ فرما رہے ہیں اور مؤرخین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر خود خلیفہ تھے اور بیعت بھی نہیں کی تھی تو خروج کب کیا انہوں نے بلکہ اگر خروج کا کانسپٹ (Concept) کہیں تھا تو پھر اموی خاندان نے خروج کیا تھا اُن کے خلاف (سبحان اللہ)، صحابی نے نہیں کیا تھا؛ مروان بن حکم نے کیا تھا عبدالملک بن مروان نے کیا تھا حجاج بن یوسف نے کیا تھا ان میں سے کون صحابی ہے؟! تو صحابہ کرام پھر بھی جو ہیں ان میں سے کسی سے خروج ثابت نہیں ہے (سبحان اللہ) تو خروج کا راستہ ہمیشہ مخالفین کا رہا ہے۔

اور پھر جب عبدالملک بن مروان کو اقتدار میں استحکام مل گیا سیدنا عبداللہ بن زبیر کا قتل کرنے کے بعد (حجاج بن یوسف نے قتل کیا سیدنا عبداللہ بن زبیر کو) اور پھر امت جو ہے اکٹھی ہوئی پھر ایک خلیفہ متعین ہو گیا اور اموی خاندان سے پھر جو خلافت ہے واپس چلی گئی۔

اور ابن قدامہ المقدسی **المغنی** میں جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 49 میں فرماتے ہیں: "اگر کوئی شخص کسی امام پر نکلے اور وہ اُسے غالب ہو جائے (کیونکہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب صحابی کو قتل کیا اور ان لوگوں نے خروج کیا ان کے خلاف تو پھر ان کی بیعت کیسے ممکن ہے شرعاً) تو شیخ صاحب یہ فرماتے ہیں یہاں پر کہ شرعاً اگر کوئی شخص تلوار کے زور پر کسی ملک پر قابض ہو جاتا ہے اور اس کا استحکام مکمل ہو جاتا ہے اور اقرار ہو جاتا ہے "وأذعنوا بطاعته وتابعوه صار إماما يحرم قتاله" (تو پھر وہ امام (حکمران) بن جاتا ہے تو اس کا قتال اس کے خلاف بغاوت کرنا حرام ہے) "والخروج عليه" (اور خروج بھی حرام ہے)، تو عبدالملک بن مروان جب ابن زبیر پر نکلا اور قتل کیا اور پوری یعنی زمین پر اس کا قبضہ ہوا اور لوگوں نے بیعت بھی کی ہے "طوعاً وكرهاً" (چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے) "فصار إماما يحرم الخروج عليه" (تو جو امام بن گیا اس کے خلاف خروج اور کاروائی کرنا جائز نہیں ہے اور حرام ہے)۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کا موقف فرمانبرداری ہے خروج ہرگز نہیں ہے جو غلط فہمی بعض صحابہ کے تعلق سے تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن زبیر کی مخالفت سیدنا عبداللہ بن عمر نے بھی کی اور قاعدہ شرعیہ کیا ہے اس میں ؟ اصول محدثین کا کیا ہے کسی صحابی کا قول یا عمل کب حجت ہوتا ہے ؟ اگر تم لوگ نہیں مانتے اس پر اصرار کرتے ہو کہ ان صحابہ کا یہ عمل ہے کہ انہوں نے خروج کیا (نعوذ باللہ، اگرچہ ثبوت پیش کر چکا ہوں میں) آخر میں محدثین کا ایک قاعدہ ہے کیا قاعدہ ہے ؟ کوئی بھی صحابی کسی بھی صحابی کا قول یا عمل حجت ہوتا ہے دو شرطوں پر:

(۱) پہلی شرط نص کی مخالفت نہ ہو۔

(۲) دوسری شرط کسی اور صحابی کی مخالفت نہ ہو۔

یہاں پر تو کئی صحابی مخالفت کر رہے ہیں تو کیسے ان کا یہ قول یا فعل حجت ہو سکتا ہے ؟!

ہم یہ کہیں گے کہ مجتہد عالم صحابی تھے اجتہادی غلطی تصور کی جاسکتی ہے کہ ان سے اجتہادی غلطی ہوئی کیونکہ بہت سارے صحابہ نے ان کی مخالفت کی ہے لیکن ان کو حجت بنانا اور خروج کے منہج کو پروان دینا اور اس کو آگے لے کر جانا امت میں فساد برپا کرنا صرف اس لیے کہ بعض ان دو صحابہ کے نام یعنی ان کو صرف دیوار بناتے ہیں اوڑ بناتے ہیں اپنے ظلم اور اپنے اس فساد کو پھیلانے کے لیے (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتْوبُ إِلَيْكَ

mp3 Audio

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 05. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 04 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔